30احادیثِ مبارکہ اور ان کی مختصر وضاحت پر مشتمل تالیف

احادیثِ مبارکہ کے انوار

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ کراچی، پاکستان۔
فون: 4921389-95/4126999 فیکس: 4125858
Web:www.dawateislami.net, Email:maktaba@dawateislami.net

30 احادیثِ نبوی اور ان کی مختصر وضاحت پر مشتمل تالیف

احادیثِ مبارکہ کے انوار

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : احادیثِ مبارکہ کے انوار

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

سن طباعت : جمادی الاُولیٰ ۱۴۲۸ھ بمطابق جون ۲۰۰۷ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملنے کے پتے : مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور

مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی

مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)

مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینۃ الاولیاء ملتان

مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹّی، حیدر آباد

مکتبۃ المدینہ چوک شہیداں میر پور آزاد کشمیر

E.mail:ilmia26@yahoo.com

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

''احادیثِ مبارکہ کے انوار'' کے 19 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''19 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** o مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈرلائن کروں گا۔ ﴿۱۳﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صَفحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۴﴾ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر

کروں گا۔﴿۱۵﴾ مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا کارڈ بھی جمع کروایا کروں گا۔﴿۱۶﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔﴿۱۷،۱۸﴾ اس حدیثِ پاک ''تَهَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' ﴿مؤطا امام مالک، ج۲،ص۴۰۷،الحدیث:۱۷۳۱﴾ پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔﴿۱۹﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو نا شرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی **نیّتوں** سے متعلق رَہنمائی کیلئے ، **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان **''نیّت کا پھل''** اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ **کارڈ** یا **پمفلٹ مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجِم کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ

اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔

تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینة العلمیة**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

تمام خوبیاں اللہ تبارک وتعالیٰ کو شایاں اور بے شمار دُرود ہمارے آقا و مولیٰ رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر کہ جن کا دامن کرم ہمارے ہاتھوں میں آیا۔ جن کے صدقہ اسلام ملا، قرآن ملا اپنے ربّ عزوجل کی پہچان نصیب ہوئی۔ جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ج وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا** ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔ (پ۲۸، الحشر:۷)

اَلْحَمْدُلِلّٰه عَزَّوَجَلَّ آج دعوتِ اسلامی 30 سے زائد شعبوں میں سنّتوں کی خدمت کررہی ہے، شیخ طریقت، امیر اہلسنّت حضرت علامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے دیگر شعبہ جات کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں مثلاً دینی مدارس، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ وطلبہ کو **میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی سنّتوں سے رُوشناس کروانے کے لئے **''مجلس برائے شعبہ تعلیم''** کے تحت مَدَنی کام ہورہا ہے۔ بے شُمار طَلَباء سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرتے ہیں نیز مَدَنی قافلوں کے مسافر بھی بنتے رہتے ہیں۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰه** عَزَّوَجَلَّ مُتَعَدَّد دنیوی علوم کے دلدادہ بے عمل طلبہ، نمازی اور سُنّتوں کے عادی ہوگئے۔ اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ، اساتذہ اور اسٹاف کو ضَروریاتِ دین سے رُوشناس کروانے کے لئے اپنی نوعیّت کا مُنفرِد **''فیضانِ قرآن**

وحدیث کورس" بھی شروع کیا گیا ہے، اسلامی بہنوں میں بھی یہ کورس جاری ہے۔ زیرِ نظر کتاب "**احادیثِ مبارکہ کے انوار**" کو بالخصوص اسی کورس کیلئے ترتیب دیا گیا ہے لیکن دیگر اسلامی بھائیوں کے لئے بھی اس کا مطالعہ یقیناً مفید ہے۔**اس کتاب کا** اُسلوب کچھ یوں ہے:

(۱) تیس احادیث کا ترجمہ اوراس کی وضاحت لکھی گئی ہے۔

(۲) احادیث کا ترجمہ اوراس کی وضاحت حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی شرح مشکوٰۃ مرأۃ المناجیح سے لیا گیا ہے۔

(۳) کتاب میں فقط ترجمہ اوراس کے مطابق تشریح کا التزام کیا ہے مزید کلام نہیں کیا گیا تاکہ پڑھنے والا نفس حدیث کو بآسانی سمجھنے میں کامیاب ہو سکے۔

(۴) تمام احادیث کا حوالہ مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت سے دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں "**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**" کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

﴿1﴾ مسجد آباد کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ أَوْرَاحَ أَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ نُزُلَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ کُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب المساجد، الفصل الاول، الحدیث۶۹۸، ج۱، ص۱۴۸)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو شخص صبح یا شام مسجد کو جائے جب کبھی صبح یا شام جائے گا اللہ (عزوجل) اس کیلئے جنت کی مہمانی کا سامان بنائے گا۔

وضاحت:

صبح وشام سے مراد ہمیشگی ہے یعنی جو ہمیشہ نماز کیلئے مسجد میں جانے کا عادی ہوگا اسے ہمیشہ جنتی رزق ملے گا۔ نُزُل اس کھانے کو کہتے ہیں جو مہمان کی خاطر پکایا جائے چونکہ وہ پُر تکلُّف ہوتا ہے اور میزبان کی شان کے لائق اس لیے جنتی کھانے کو نُزُل فرمایا گیا ورنہ جنتی لوگ وہاں مہمان نہ ہوں گے مالک ہوں گے۔

(مراۃ المناجیح، ج۱، ص۴۳۳تا۴۳۴)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

(2) ایمان واسلام کی تعریف

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیدُ سَوَادِ الشَّعرِ، لَا یُرَی عَلَیْہِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُہُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ إِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِی عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْھَدَ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) وَتُقِیمَ الصَّلَاۃَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ إِنْ اِسْتَطَعْتَ إِلَیْہِ سَبِیلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَہُ یَسْأَلُہُ وَیُصَدِّقُہُ قَالَ فَأَخْبِرْنِی عَنِ الْإِیمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِی عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَأَنَّکَ تَرَاہُ فَإِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَإِنَّہُ یَرَاکَ قَالَ فَأَخْبِرْنِی عَنِ السَّاعَۃِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْھَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِی عَنْ أَمَارَتِھَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَۃُ رَبَّتَھَا وَأَنْ تَرَی الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ رِعَاءَ الشَّاءِ یَتَطَاوَلُونَ فِی الْبُنْیَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِیًّا ثُمَّ قَالَ لِی یَا عُمَرُ

أَتَـدْرِی مَـنِ السَّـائِـلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان،الفصل الاول، الحدیث ۲ ،ج ۱ ،ص ۲۱)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے،فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے (۱) جن کے کپڑے بہت سفید اور بال خوب کالے تھے (۲) ان پر آثار سفر ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اُنہیں پہچانتا بھی نہ تھا (۳) یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھٹنوں شریف سے مس کردیئے (۴) اور اپنے ہاتھ اپنے زانو پر رکھے (۵) اور عرض کیا، اے محمد! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) مجھے اسلام کے متعلق بتایئے (۶) فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں (۷) اور نماز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تک پہنچ سکو (۸) عرض کیا کہ سچ فرمایا ہم کو اُن پر تعجب ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھتے بھی ہیں اور تصدیق بھی کرتے ہیں (۹) عرض کیا، کہ مجھے ایمان کے متعلق بتایئے۔ فرمایا کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخری دن کو مانو (۱۰) اور اچھی بری تقدیر کو مانو (۱۱) عرض کیا، آپ سچے ہیں عرض کیا مجھے احسان کے متعلق بتایئے (۱۲) فرمایا اللہ (عزوجل) کی عبادت ایسے کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو (۱۳) اگر یہ نہ ہو سکے تو خیال کرو وہ تمھیں دیکھ رہا ہے۔ (۱۴) عرض کیا قیامت

کی خبر دیجئے (۱۵) فرمایا کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ قیامت کے بارے میں سائل سے زیادہ خبردار نہیں۔ عرض کیا، کہ قیامت کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے (۱۶) فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی (۱۷) اور ننگے پاؤں، ننگے بدن والے فقیروں، بکریوں کے چرواہوں کو محلوں میں فخر کرتے دیکھو گے (۱۸) راوی فرماتے ہیں کہ پھر سائل چلے گئے میں کچھ دیر ٹھہرا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا اے عمر جانتے ہو یہ سائل کون ہے میں نے عرض کیا، اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جانیں (۱۹) فرمایا، یہ حضرت جبرئیل تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔

وضاحت:

(۱) یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو شکل انسانی میں حاضر ہوئے تھے جیسے بی بی مریم کے پاس مرد کی شکل میں گئے فرشتہ وہ نورانی مخلوق ہے جو مختلف شکلیں اختیار کرسکتی ہے۔ جنّ وہ آتشی مخلوق ہے جو ہر قسم کی شکل بن جاتی ہے مگر روح وہی رہتی ہے لہذا یہ اواگون نہیں۔

(۲) یعنی وہ مسافر نہ تھے ورنہ ان کے بال ولباس غبار میں اٹے ہوتے۔ خیال رہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بال کالے، کپڑے سفید (چٹے) ہونا شکل بشری کا اثر تھا ورنہ وہ خود نوری ہیں لباس اور سیاہ بالوں سے بری۔ ہاروت ماروت فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ صحبت بھی کرسکتے تھے۔ عصا موسوی سانپ کی شکل میں ہوکر سب کچھ نگل گیا تھا ایسے ہی ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نوری بشر ہیں کھانا، پینا، نکاح اس بشریت کے احکام ہیں روزۂ وصال میں نورانیت کی جلوہ

گری ہوتی تھی بغیر کھائے پیئے عرصہ دراز گزار لیتے تھے آج صد ہا سال سے حضرت عیسٰی علیہ السلام بغیر کھائے پیے آسمان پر جلوہ گر ہیں یہ نورانیت کا ظہور ہے۔

(۳) یعنی وہ مدینہ کے باشندے نہ تھے ورنہ ہم انہیں پہچانتے ہوتے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) تو اُنہیں خوب پہچانتے تھے جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔

(۴) یعنی حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) سے بہت قریب بیٹھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) نے حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کو پہچان لیا تھا ورنہ پوچھتے کہ تم کون ہو اور اس طرح مل کر مجھ سے کیوں بیٹھتے ہو۔

(۵) جیسے نمازی التحیات میں دوزانو بیٹھتا ہے آجکل زائرین روضہ مطہرہ پر نماز کی طرح کھڑے ہوکر سلام عرض کرتے ہیں اس ادب کی اصل یہ حدیث ہے حضرت جبرئیل (علیہ السلام) نے قیامت تک کے مسلمانوں کو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کا ادب سکھا دیا اور بتا دیا کہ نماز کی طرح یہاں کھڑا ہونا اور بیٹھنا حرام نہیں، ہاں سجدہ یا رکوع کرنا حرام ہے۔

(۶) اسلام کبھی ایمان کے معنی میں ہوتا ہے کبھی اسکے علاوہ، یہاں دوسرے معنٰی میں ہے یعنی ظاہر کا نام اسلام ہے۔ باطنی عقائد کا نام ایمان اسی لیے یہاں شہادت و اعمال کا ذکر ہوا۔

(۷) کلمہ پڑھنے سے مراد سارے اسلامی عقائد کا مان لینا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ نماز میں الحمد پڑھنا واجب ہے ”یعنی پوری سورت فاتحہ“ لہٰذا اس حدیث کی بنا پر اب یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تمام اسلامی فرقے مرزائی چکڑالوی وغیرہ مسلمان ہیں۔

کیونکہ یہ لوگ اسلامی عقائد سے ہٹ گئے۔

(۸)اس میں بظاہر حضرت جبرئیل سے خطاب ہے،اور در حقیقت مسلمان انسانوں سے،ورنہ فرشتوں پر نماز ،روزہ ،حج وغیرہ اعمال فرض نہیں رب (عزوجل) فرماتا ہے''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ''خیال رہے کہ یہ اعمال اسلام کا جزو نہیں کہ ان کا تارک کافر ہوجائے یہاں کمالِ اسلام کا ذکر ہے تارکِ اعمال مسلمان تو ہے مگر کامل نہیں۔

(۹) کیونکہ پوچھنا نہ جاننے کی علامت ہے اور تصدیق کرنا جاننے کی علامت اس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم گذشتہ تمام آسمانی کتابوں سے واقف ہیں کہ رب (عزوجل) نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں فرمایا: مُصَدِّقًا لِّمَامَعَكُمْ۔

(۱۰)خیال رہے کہ عَنِ الْاِیْمَانِ میں ایمان اصطلاحی مراد ہے اور اَنْ تُؤْمِنَ میں ایمان لغوی یعنی ماننا لہٰذا یہ تَعْرِيْفُ الشَّیْءِ بِنَفْسِهٖ بھی نہیں اور اس میں دَوْر بھی نہیں تمام فرشتوں، نبیوں، کتابوں پر اجمالی ایمان کافی ہے گویا کہ قرآن اور صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر تفصیلی ایمان لازم ہے۔

(۱۱)اس طرح کہ ہر بری بھلی بات جو ہم کر رہے ہیں، اللہ (عزوجل) کے علم میں پہلے ہی سے ہے اور اس کی تحریر ہوچکی ہے تقدیر کے معنی ہیں اندازہ کرنا تقدیر دو قسم کی ہے مبرم اور معلق۔ مبرم میں تبدیلی نہیں ہوسکتی جب کے معلق دعا و اعمال وغیرہ سے بدل سکتی ہے، جیسا کہ ابلیس کی دعا سے اس کی عمر بڑھ گئی فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ حضرت آدم (علیہ السلام) کی دعا سے داوٗد (علیہ السلام) کی عمر ساٹھ سال کے بجائے سو برس ہوگئی۔

(۱۲) رب (عزوجل) فرماتا ہے: لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وغیرہ ان آیات میں احسان سے کیا مراد ہے جواب ملا کہ اخلاصِ عمل۔

(۱۳) کہ اگر تو خدا کو دیکھتا تو تیرے دل میں کس درجہ اس کا خوف ہوتا اور کس طرح تو سنبھل کر عمل کرتا، ایسے ہی خوف کے ساتھ دل لگا کر درست عمل کر۔

(۱۴) یوں تو ہر وقت ہی سمجھو کہ رب تمھیں دیکھ رہا ہے مگر عبادت کی حالت میں تو خاص طور پر خیال رکھو، تو ان شاء اللہ عبادت آسان ہوگی، دل میں حضور اور عاجزی پیدا ہوگی، آنکھوں میں آنسو آئیں گے اللہ (عزوجل) ہم سب کو اخلاص نصیب کرے (امین)

(۱۵) کہ کس دن، کس تاریخ اور کس مہینے، کس سال ہوگی، معلوم ہوتا ہے کہ جبرائیل امین علیہ السلام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ (عزوجل) نے قیامت کا علم دیا ہے کیونکہ جاننے والے سے ہی پوچھا جاتا ہے یہاں جبرائیل امین حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے امتحان یا اظہارِ عجز کیلئے تو سوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قیامت کا علم تو ہے مگر اس کا اظہار نہ فرمایا، خیال رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتادیا، مہینہ بھی، تاریخ بھی کہ فرمایا جمعہ کو ہوگی دسویں تاریخ، محرم کے مہینہ میں ہوگی۔

(۱۶) یہاں علم کی نفی نہیں ورنہ فرمایا جاتا لَا اَعْلَمُ۔ میں نہیں جانتا بلکہ زیادتی علم کی نفی ہے۔ یعنی اس کا مجھے تم سے زیادہ علم نہیں، مقصد یہ ہے کہ اے جبرائیل علیہ السلام یہاں لوگوں کا مجمع ہے اور قیامت کا علم اسرارِ الٰہیہ میں سے ہے۔ یہ راز مجھ سے کیوں

فاش کراتے ہو، حق یہ ہے کہ اللہ (عزوجل) نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قیامت کا علم بھی دیا (تفسیر صاوی وغیرہ) اسی لیے حضرت جبرائیل نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ سوال کیا۔

(۱۷) یعنی اگر قیامت کی خبر دینا خلافِ مصلحت ہے تو اس کی خصوصی علامات ہی بتا دیجئے۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو قیامت کا علم ہے علامتیں واقف ہی سے پوچھی جاتی ہیں۔

(۱۸) یعنی اولاد نافرمان ہوگی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کوئی لونڈی سے تو گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔

(۱۹) یعنی دنیا میں ایسا انقلاب آئے گا کہ ذلیل لوگ عزت والے بن جائیں گے اور عزیز لوگ ذلیل ہوجائیں گے۔ جیسا کہ آج دیکھا جارہا ہے۔ بادشاہ سکندر ذوالقرنین نے حکم دیا تھا کہ کوئی پیشہ ور اپنا موروثی پیشہ نہیں چھوڑ سکتا تاکہ عالم کا نظام نہ بگڑ جائے۔ معلوم ہوا کہ کمینوں کا اپنا پیشہ چھوڑ کر اونچا بن جانا علامتِ قیامت ہے۔ اور اس سے نظامِ عالم کی تباہی ہے۔

(۲۰) یہ صحابہ علیہم الرضوان کا ادب ہے کہ علم اللہ (عزوجل) اور رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے سپرد کرتے ہیں اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر اللہ (عزوجل) کے ساتھ ملا کر کرنا شرک نہیں، بلکہ سنت صحابہ علیہم الرضوان ہے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ اور رسول جانیں، اللہ اور رسول فضل کریں، اللہ اور رسول رحم فرمادیں، اللہ اور رسول بھلا کرے دوسرے یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر تھی کہ یہ سائل جبریل تھے ورنہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) فرمادیتے کہ مجھے بھی خبر نہیں یہ کون

تھے۔

(۲۱) یعنی اس لیے آئے تھے کہ تمھارے سامنے مجھ سے سوالات کریں تم جوابات سن کر دین سیکھ لو اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت واجب ہے نہ کہ جبرائیل کی کہ یہاں جبرائیل نے حاضرین سے خود نہ کہہ دیا کہ لوگو! میں جبرائیل ہوں مجھ سے فلاں فلاں بات سیکھ لو بلکہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے کہلوایا تاکہ لوگوں کیلئے قابل قبول ہو، جبرائیل کے معنی ہیں ''عبداللہ'' جبر بمعنی عبد، ایل بمعنی اللہ بزبان عبرانی۔

(۲۲) یعنی پانچ چیزیں رب عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کب ہوگی، بارش کب آئے گی، ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور میں کل کیا کروں گا اور میں کہاں مروں گا اس میں سورت لقمان کی آخری آیت کی طرف اشارہ ہے اس آیت وحدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ عزوجل نے کسی کو یہ علم دیئے بھی نہیں کاتبِ تقدیر فرشتہ اور ملک الموت کو یہ علوم بخشے گئے ہمارے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بدر کی جنگ سے پہلے زمین پر خطوط کھینچ کر فرمایا کہ کل یہاں فلاں فلاں کافر مارا جاوے گا بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ علوم خمسہ قیاس، تخمینہ، حساب سے معلوم نہیں ہوسکتے صرف وحیِ الٰہی سے ان کا پتہ لگ سکتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۲۴ تا ۲۷)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

﴿3﴾ استغفار وتوبہ کی اہمیت

عَن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الاول، الحدیث ۲۳۲۳، ج۱، ص۴۳۴)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رب (عزوجل) کی قسم میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ رب (عزوجل) سے مغفرت مانگتا ہوں اوراس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں ۔

وضاحت:

توبہ واستغفار روزے نماز کیطرح عبادت بھی ہے، اسی لیے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس پر عامل تھے یا یہ عمل ہم گناہگاروں کی تعلیم کے لئے ہے ورنہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں گناہ آپ کے قریب بھی نہیں آتا، صوفیاء فرماتے ہیں کہ ہم لوگ گناہ کر کے توبہ کرتے ہیں اور وہ حضرات عبادت کر کے توبہ کرتے ہیں۔

زاہداں از گناہ توبہ کنند　　عارفاں از عبادت استغفار

(مراۃ المناجیح، ج۳، ص۳۵۳)

﴿4﴾ معجزاتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم

عَنْ جَابِرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ عَطِشَ النَّاسُ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ یَدَیْہِ رَکْوَۃٌ فَتَوَضَّأَ مِنْھَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَہٗ قَالُوْا لَیْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِہٖ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِیْ رَکْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِی الرَّکْوَۃِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَفُوْرُ مِنْ بَیْنِ أَصَابِعِہٖ کَأَمْثَالِ الْعُیُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قِیْلَ لِجَابِرٍ کَمْ کُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ قَالَ لَوْ کُنَّا مِائَۃَ أَلْفٍ لَکَفَانَا کُنَّا خَمْسَ عَشَرَۃَ مِائَۃً۔

(مشکوٰۃ کتاب احوال القیامۃ،باب فی المعجزات،الحدیث ۵۸۸۲،ج۲،ص۳۸۳)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ لوگ حدیبیہ کے دن پیاسے ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے ایک ڈول تھا(۱) جس سے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم) نے وضو کیا پھر لوگ اس طرف دوڑ پڑے بولے ہمارے پاس پانی نہیں جس سے ہم وضو کریں اور پیئیں سوا اس پانی کے جو آپ کے ڈول میں ہے (۲) پھر نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا ہاتھ ڈول میں رکھا تو پانی آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پھوٹنے لگا(۳) فرمایا کہ ہم نے پیا اور وضو کیا(۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا گیا کہ تم کتنے تھے فرمایا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو ہم کو کافی ہوتا، ہم پندرہ سو تھے۔ (۵)

وضاحت:

(۱)یعنی صلح حدیبیہ کے دن حدیبیہ کنویں کا پانی ہم نے تھوڑی دیر میں ہی خشک کردیا جیسے کہ عرب کے کنووں کا حال ہوتا ہے اب پانی صرف ایک چمڑے کے ڈول میں تھا۔ جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے رکھا ہوا تھا ''رکوہ'' حمیرہ کا ایک ڈول یا بڑا لوٹا جس سے وضوو غیرہ کیا جاوے۔

(۲)یعنی اسلامی فوج بغیر پانی کے ہے، پیاسی بھی ہے، وضوو غیرہ کی بھی اسے ضرورت ہے اور پانی صرف اتنا ہے جتنا آپ کے ساتھ ہے۔

(۳)حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کے اس معجزہ سے افضل ہے کہ موسی علیہ السلام نے پتھر پر عصا مارا تو اس سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہو گئے کیونکہ پتھر سے پانی جاری کر دینا واقعی معجزہ ہے مگر انگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دینا بڑا معجزہ ہے۔اعلیٰ حضرت قُدِّس سرہٗ نے خوب فرمایا۔

اونگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنج آب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(۵)خوش نصیب تھے وہ حضرات جنہیں اس پانی سے وضو نصیب ہوگیا۔جس سے ان کے ظاہر باطن دونوں پاک ہوئے یہ پانی تمام پانیوں سے افضل تھا حتی کہ آب زم زم سے بھی (ازمرقاۃ)

(٦)خیال رہے کہ اہل حدیبیہ کی تعداد میں مختلف روایات ہیں چودہ سو، پندرہ سو، تیرہ سو مگر تحقیق یہ ہے کہ ان کی تعداد پندرہ سو پچیس تھی باقی روایات یا تو تخمینی ہیں یا

راوی کی اطلاع کے مطابق ہیں کہ انہیں اطلاع یہ ہی پہنچی (مرقاۃ) آپ یہ بتا رہے ہیں کہ ہم اس دن قریباً پندرہ سو تھے مگر پانی کے جوش اور کثرت کا عالم یہ تھا کہ اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی سب کے پینے، وضو وغسل کو کافی ہوتا۔

(مراۃ المناجیح، ج۸، ص۱۸۱تا۱۸۲)

﴿5﴾ مناقب علی رضی اللہ عنہ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رسولُ اللّٰه صلّى الله عليه وسلّم أنَا دارُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، (مشکوٰۃ کتاب المناقب، باب مناقب علی، الفصل الثانی، الحدیث ٦٠٩٦، ج٢، ص٤٢٩)

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

وضاحت:

یعنی جیسے گھر کی جو چیز ملتی ہے دروازہ سے ملتی ہے ایسے ہی میرے علم سے جو کچھ جسے ملے گا علی کے ذریعہ سے ملے گا۔ خیال رہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے عُلوم بہت ہیں اوران علوم کے بہت دروازے ہیں حضرت علی ولایت اور قضا کے دروازہ ہیں کہ فرمایا وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم تجوید یعنی قرات کے دروازہ ہیں فرمایا اِنَّهٗ اَقْرَأُكُمْ اور حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم فرائض کے دروازہ ہیں فرمایا اِنَّهٗ اَفْرَضُكُمْ اور حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم حلال وحرام کے دروازہ ہیں کہ هُوَ اَعْلَمُكُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے علوم جنت سے زیادہ وسیع ہیں جب جنت کے آٹھ دروازے ہیں لَهَا ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ تو نامعلوم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے علم کے کتنے دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں ہر صحابی

حضور کے کسی نہ کسی فیض کا دروازہ ہیں فرمایا أَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ (مرقاۃ) صوفیا فرماتے ہیں کہ علم ولایت کے حضرت علی قاسم ہیں۔ہم نے عرض کیا ہے ؎

ہوں چشتی قادری یا سہروردی نقشبندی ہوں

ولایت کا انہی کے ہاتھ سے سب کو ملا ٹکڑا

غرض کہ یہاں حصر کا کوئی لفظ نہیں کہ صرف علی دروازہ ہیں اور دوسرا نہیں بعض روایات میں ہے کہ میں علم کا شہر ہوں ابوبکر اس کی بنیاد ہے عمر اس کی دیوار عثمان اس کی چھت اور علی دروازہ ہے اسے مرقات نے بحوالہ کتاب الفردوس نقل فرمایا۔اسی جگہ غرض کہ اگر علم سے مراد علم طریقت ہے تو صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اس کا دروازہ ہیں اور اگر علم شریعت مراد ہے تو حضرت علی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں۔

(مراۃ المناجیح، ج ۸، ص ۴۲۰ تا ۴۲۱)

(6) مناقب عثمان غنی رضی اللہ عنہ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ

(مشکوۃالمصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان۔الفصل الثانی، الحدیث ٦٠٧٠، ج٢، ص ٤٢٤)

ترجمہ:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ ہر نبی کا کوئی ساتھی ہوتا ہے میرے ساتھی یعنی جنت میں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

وضاحت:

یعنی میرے خصوصی ساتھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے ورنہ مطلقا ساتھی اور بہت سے خوش نصیب حضرات بھی ہوں گے چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ میرے خاص دوست ابوبکر و عمر رضی اللہ عنھما ہوں گے۔

(مراۃ المناجیح، ج٨، ص٣٩٣)

﴿7﴾ مناقب اھل بیت رضی اللہ عنھم اجمعین

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّى تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِىْ اَهْلُ بَيْتِىْ۔ (مشکوۃ ،کتاب المناقب ، باب مناقب اھل بیت ،الفصل الثانی، الحدیث ۶۱۵۲، ج۲ ، ص ۴۳۸)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کوآپ کے حج میں عرفہ کے دن دیکھاجب آپ اپنی اونٹنی قصواء پر خطبہ پڑھ رہے تھے (۱) میں نے آپ کوفرماتے سنا کہ اے لوگو میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ جب تک تم ان کوتھامے رہو گے گمراہ نہ ہوگے، اللہ (عزوجل) کی کتاب اورمیری عترت یعنی اہل بیت۔(۲)

وضاحت:

(۱) قصواء حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اونٹنی کا نام تھا بعض لوگوں نے سمجھا ہے کہ چونکہ اس کا کان کٹا ہوا تھا اس لیے اس کوقصواء کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

ہوتے صدقے کبھی ناقہ کے کبھی محمل کے
سارباں کے کبھی ہاتھوں کی بلائیں لیتے
دشت طیبہ میں تیرے ناقہ کے پیچھے پیچھے
دھجیاں جیب وگریباں کی اڑاتے جاتے

حضور انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) نے حجۃ الوداع کا خطبہ اسی اونٹنی پر دیا تھا۔

(۲) عترت کے معنی۔قوم،اقارب،نزدیکی لوگ،ایک دادا کی اولاد،اور گھر والے ہیں،اَہلُ بَیتِی فرما کر عترت کی تفسیر فرمادی کہ یہاں عترت سے مراد اہل بیت ہیں قرآن پکڑنے سے مراد ہے اس کے اوپر عمل کرنا عترت کو پکڑنے سے مراد ہے ان کا احترام کرنا ان کی روایات پر اعتماد کرنا ان کے فرمانوں پر عمل کرنا اس کا مطلب یہ نہیں کہ صرف اہل بیت ہی کو پکڑو باقی کو چھوڑ دو صحابہ کے متعلق ارشاد فرمایا أَصحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّہِمْ اِقتَدَیتُم اِہتَدَیتُمْ اہل بیت امت کیلئے کشتی ہیں صحابہ امت کیلئے تارے ہیں سمندر کے سفر میں دونوں کی ضرورت ہے اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ اہل بیت رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) خواہ ازواج پاک ہوں یا اولاد سب ہمیشہ ہدایت پر رہیں گے کبھی گمراہ یا بے راہ نہ ہوں گے بعض شارحین نے کہا ہے کہ اہل بیت کی اطاعت ان احکام میں ضروری ہے جو خلاف شرع نہ ہوں مگر حق یہ ہے کہ وہ حضرات نہ تو خلاف شرع کوئی کام کرتے ہیں اور نہ اس کا حکم دیتے ہیں (مرقات) بعض جاہل کہتے ہیں کہ یہاں اہل بیت سے مراد قیامت تک کے سید ہیں مگر یہ غلط ہے سید کہلانے والے لوگ بعض مرزائی شیعہ وغیرہ ہیں بعض فساق پھر ان کی اطاعت کیسی ان لوگوں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی جاوے۔ (مراۃ المناجیح،ج۸،ص۴۶۷)

﴿8﴾ دم کرنا جائز ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :بَيْنا رسول اللّٰه صَلّى الله عليه وسَلّمَ ذاتَ لَيلةٍ يُصلِّىْ فَوَضَعَ يـدَه على الأرضِ فلدغتُه عقرَبٌ فَنَاولَها رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِنـعُلـه فـقَتَلهـا ، فلَـمّـا اِنْـصرَفَ قال: لعنَ اللّٰهُ العقربَ، ما تدَعُ مُصَلِّياً،ولا غيرَه أو نبيّاً وغيرَه ، ثم دعا بمِلْحٍ وماءٍ فجعله فى إناءٍ ثمّ جـعـلَ يـصُبُّـه عـلٰى إصبعـه حيـثُ لـدغتُه ويمسحُها ، ويعوِّذها بالمعوَّذَتيْن۔

(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الطب والرقی ، باب الفصل الثالث ، الحدیث ٤٥٦٧، ج٢ ، ص ١٤٩)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ اس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک رات نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے کاٹ لیا(١) تب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جوتہ شریف سے اسے مارا حتّٰی کہ اسے قتل کردیا پھر جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ عزوجل بچھو پر لعنت کرے نمازی غیر نمازی نبی غیر نبی کسی کو نہیں چھوڑتا(٢) پھر نمک اور پانی منگایا پھر اسے برتن میں ڈالا پھر اسے اپنی انگلی پر ڈالنے لگے جہاں بچھو نے کاٹا تھا اسے پونچھنے لگے اور اس پر سورہ فلق وناس سے دم کرنے لگے۔(٣)

وضاحت:

(۱) آپ کے بائیں ہاتھ کی انگلی پر کاٹ لیا جسم نبی پر زہر، ڈنک، تلوار اثر کر سکتی ہے یہ واردات بشریت پر وارد ہوتی ہے

(۲) بعض روایات میں ہے کہ اسے مار کر فرمایا کہ بچھو موذی ہے اسے حل وحرم ہر جگہ مارد و موذی وہ جانور ہے جو اپنے نفع کے بغیر انسان کا نقصان کر دے لہٰذا کھٹمل، جوں، موذی نہیں کہ انسان کو کاٹتی ہے مگر اپنا پیٹ بھرنے کیلئے۔

(۳) یہ ہے دوا اور دعا کا اجتماع نمک و پانی بھڑ (تنبوڑی) اور بچھو وغیرہ کے کاٹے کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ یمسحھا سے معلوم ہوا کہ دم کرتے وقت بیماری کی جگہ پر ہاتھ پھیرنا سنت ہے بعض روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے مریض پر سورت فاتحہ پڑھ کر دم فرماتے۔ (مراۃ، ج۶، ص۲۴۷)

﴿9﴾ زبان کی حفاظت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَضْمِنُ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمِنُ لَهُ الْجَنَّةَ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الاداب ،باب حفظ اللسان ......الخ، الفصل الاول ، الحدیث ۴۸۱۲، ج۲ ، ص ۱۸۹)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت سہل بن سعد سے فرماتے ہیں فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو کوئی مجھے اپنے دو جبڑوں اور دو پاؤں کے درمیان کی چیز کی ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

وضاحت:

دو جبڑوں کے درمیان کی چیز زبان وتالو وغیرہ ہے اور دو پاؤں کے بیچ کی چیز شرمگاہ ہے یعنی اپنی زبان کو جھوٹ، غیبت ناجائز باتیں کرنے سے بچائے اپنے منہ کو حرام غذا سے محفوظ رکھے، اپنی شرمگاہ کو زنا کے قریب نہ جانے دے ظاہر بات ہے ایسا مسلمان مومن متقی ہوگا۔ خیال رہے کہ قریبا اسّی فیصدی گناہ زبان سے ہوتے ہیں جو اپنی زبان کی پابندی کرے وہ چوری ڈکیتی قتل بھی نہیں کرتا انسان جرم جبھی کرتا ہے جبکہ جھوٹ بولنے پر آمادہ ہو جاوے کہ اگر پکڑا گیا تو میں انکار کردوں گا جھوٹ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ خیال رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ ضمانت تاقیامت انسانوں کیلئے ہے اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ضمانت خدا (عزوجل) کی ضمانت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۶،ص ۴۴۷)

﴿10﴾ اللہ عزوجل سے محبت کی برکت

عن أنسٍ أَنّ رجلاً قال يا رسولَ اللّٰه! متَى السّاعَةُ؟ قال ويُلَكَ! وما أَعُدَدُتَ لهاَ؟ قال ماأعُدَدُتُ لهاإِلّا أَنِّى أُحِبُّ اللّٰهَ ورَسُولَهُ قال اَنُتَ مَعَ مَنُ اَحُبَبُتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَاَيُتُ الُمُسُلِمِيُنَ فَرِحُوا بِشَىُءٍ بَعُدَ الِاِسُلَامِ فَرِحَهُمُ بِهَا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب الاداب ، باب الحب فی اللہ......الخ ، الفصل الاول ،الحدیث ۵۰۰۹ ، ج۲، ص ۲۱۸)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) قیامت کب ہے فرمایا افسوس تجھ پر! تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ (۱) وہ بولا میں نے اس کی تیاری کوئی نہیں کی بجز اس کے کہ میں اللہ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہوں (۲) فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہو حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد کسی چیز پر ایسا خوش ہوتے نہ دیکھا جیسا کہ وہ اس سے خوش ہوئے۔ (۳)

وضاحت:

(۱) یہ افسوس غضب کے لئے نہیں کرم کیلئے ہے جیسے حضرت ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا عَلٰی رَغُمِ اَنُفِ اَبِیُ ذَرٍّ اس کلمہ کا مزا وہ جانے جسے دل سے لگی ہو یا مقصد یہ ہے کہ تو اعمال تو کرتا نہیں صرف قیامت کے متعلق پوچھتا ہے

(۲) یہ صاحب بڑے متقی، پرہیز گار، عبادت گزار تھے مگر انہوں نے اپنے اعمال کو قیامت کی تیاری قرار نہ دیا کہ یہ سب نیکیاں تو اللہ کی نعمتوں کا شکریہ ہے جو مجھے دنیا میں مل چکیں اور مل رہی ہیں آخرت کی تیاری صرف یہ ہے کہ مجھے اس برات کے دولہا سے محبت ہے دولہا سے تعلق اس سے محبت برات کے کھانے وانے، جوڑے انعام کا مستحق بنا دیتے ہیں۔ (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ اللہ رسول سے محبت سائرین اور طائرین کے مقامات میں سے اعلیٰ مقام ہے ساری عبادات محبت کی فروع ہیں۔ مگر محبت کے ساتھ اطاعت بلکہ متابعت ضروری ہے برات کا کھانا صرف عمدہ لباس سے نہیں ملتا بلکہ دولہا کے تعلق سے ملتا ہے اگر رب تعالیٰ سے کچھ لینا ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے تعلق پیدا کر۔

(۳) یعنی حضرات صحابہ کرام کو سب سے بڑی خوشی تو اپنے اسلام لانے پر ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مومن صحابی بننے کی توفیق بخشی اس کے بعد آج یہ فرمان عالی سن کر بڑی خوشی ہوئی اس خوشی کیوجہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر دل و جان سے فدا تھے۔ ان میں سے بعض تو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے بغیر چین نہ پاتے تھے انہیں کھٹکا تھا کہ مدینہ منورہ میں تو ہم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ہمراہی نصیب ہے کہ یار نے مدینہ میں اپنا کاشانہ بنایا ہے مگر جنت میں کیا بنے گا کہ حضور انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا مقام اعلیٰ علیین سے بھی اعلیٰ ہوگا ہم کسی اور درجہ میں ہوں گے آج حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے پردہ اٹھا دیا تمام کو تسلی دے دی فرما دیا کہ جس کو مجھ سے صحیح محبت ہوگی اسے مجھ سے فراق نہ ہوگا میرے ساتھ ہی رہے گا خیال رہے کہ یہاں درجہ کی ہمراہی یا برابری مراد نہیں بلکہ ایسے ہمراہی مراد ہے جیسے

سلطان کے خاص خدام سلطان کے ساتھ اس کے بنگلے میں رہتے ہیں سب سے بڑا خوش نصیب وہ ہے جسے کل حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا قرب نصیب ہوجائے اس قرب کا ذریعہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے محبت ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا ذریعہ اتباع سنت، کثرت سے درود شریف کی تلاوت، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات طیّبہ کا مطالعہ اور محبت والوں کی صحبت ہے یہ صحبت اکسیر اعظم ہے ۔

(مراۃ المناجیح، ج۶، ص۵۸۹)

﴿11﴾ کسب حلال کی اہمیت

عَنْ عبدِ اللّٰهِ ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى الله عليه وسلّم: طَلَبُ كَسْبِ الحَلالِ فَرِيضةٌ بعدَ الفريضةِ۔

(مشكوة المصابيح ،كتاب البيوع ، باب الكسب وطلب الحلال الفصل الثالث ، الحديث ٢٧٨١، ج١ ، ص ٥١٧)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حلال کمائی کی تلاش (۱) ایک فرض کے بعد دوسرا فرض ہے۔ (۲)

وضاحت:

(۱) کسب بمعنی مکتسب ہے یعنی پیشہ اور حلال حرام کا مقابل بھی ہے اور مشتبہات کا بھی کیونکہ حرام کمائی کی تلاش حرام ہے اور مشتبہ کی مکروہ (مرقاۃ) تلاش سے مراد جستجو کرنا اور حاصل کرنا ہے۔

(۲) یعنی عبادات فرضیہ کے بعد یہ فرض ہے کہ اس پر بہت سے فرائض موقوف ہیں خیال رہے کہ یہ حکم سب کیلئے نہیں، صرف ان کیلئے ہے جن کا خرچ دوسروں کے ذمّہ نہ ہو بلکہ اپنے ذمّہ ہو، اوراس کے پاس مال بھی نہ ہو، ورنہ خود مالدار پر اور چھوٹے بچوں پر فرض نہیں، یہ خیال رہے کہ بقدر ضرورت معاش کی طلب ضروری ہے، صرف اکیلے کو اپنے لائق بال بچوں والے کو ان کے لائق کمانا ضروری ہے بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ فرمانے سے معلوم ہوا کہ کمائی کی فرضیّت نماز روزہ کی فرضیّت کی مثل نہیں کہ اس کا منکر کافر ہو اور تارک فاسق۔ (مرأۃ المناجیح، ج۴، ص۲۳۹)

﴿12﴾ غصب کی مذمت

عن سَعِید بن زید قَالَ قَالَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ مَنۡ أَخَذَ شِبۡرًا مِنَ الۡأَرۡضِ ظُلۡمًا فَإِنَّہُ یُطَوَّقُہُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ مِنۡ سَبۡعِ أَرۡضِینَ۔

(مشکوۃ المصابیح ،کتاب البیوع ، باب الغصب والعاریة ،الفصل الاول ،الحدیث ۲۹۳۸ ، ج۱ ، ص ۵۴۲)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت سعید بن زید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جو بالشت بھر زمین ظلماً لے لے تو قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

وضاحت:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کے سات طبقے اوپر نیچے ہیں صرف سات ملک نہیں پہلے تو اس غاصب کو زمین کے سات طبق کا طوق پہنایا جائے گا پھر اسے زمین میں دھنسایا جائے گا لہذا جن احادیث میں ہے کہ اسے زمین میں دھنسایا جائے گا وہ احادیث اس حدیث کے خلاف نہیں یہ حدیث بالکل ظاہر پر ہے کسی تاویل کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ اس غاصب کی گردن اتنی لمبی کردے گا کہ اتنی بڑی ہنسلی اس میں آجائے گی معلوم ہوا کہ زمین کا غصب دوسرے غصب سے سخت تر ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج۴،ص۳۱۳)

﴿13﴾ فضیلت مدینہ

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اِسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّى أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا۔

(مشکوۃ المصابیح ، کتاب المناسك ، باب حرم المدینة ......الخ ، الفصل الثانی ،الحدیث ۲۷۵۰ ، ج۱ ،ص ۵۱۱)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو مدینہ میں مرسکے وہ وہاں ہی مرے کیونکہ میں مدینہ میں مرنے والوں کی شفاعت کروں گا۔

وضاحت:

ظاہر یہ ہے کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینہ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا (عزوجل) نصیب کرے تو وہاں ہی قیام کرے خصوصاً بڑھاپے میں اور بلاضرورت مدینہ پاک سے باہر نہ جائے کہ موت ودفن وہاں کا ہی نصیب ہو، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا کرتے تھے کہ مولا مجھے اپنے محبوب کے شہر میں شہادت کی موت دے آپ کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ سبحان اللہ فجر کی نماز مسجد نبوی، محراب النبی، مصلّٰی نبی اور وہاں شہادت ۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینہ منورہ میں ہیں حدود مدینہ بلکہ شہر مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے اسی خطرہ سے کہ موت باہر نہ آجائے حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کا بھی یہ ہی دستور رہا

یہاں شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے گنہگاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے بہت درجے بلند کرنے کی شفاعت ورنہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی ساری ہی امت کی شفاعت فرمائیں گے خیال رہے کہ مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل وہاں مرنا بھی اعلیٰ وہاں دفن ہونا بھی بہتر بعض صحابہ بعد موت مدینہ میں لاکر دفن کیے گئے اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص مدینہ پاک میں مرنے دفن ہونے کی کوشش کرے وہ ان شاء اللہ (عزوجل) ایمان پر مرے گا کیونکہ اس کیلئے شفاعتِ خاص کا وعدہ ہے شفاعت صرف مومن کی ہوسکتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج۴، ص۲۲۲)

﴿14﴾ حقوق مسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض الفصل الاول، الحدیث ۱۵۲۴، ج۱، ص ۲۹۳)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں (۱) سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔ (۲)

وضاحت:

(۱) یہ پانچ کی تعداد حصر کیلئے نہیں بلکہ اہتمام کیلئے ہے یعنی پانچ حق بہت شاندار اور ضروری ہیں کیونکہ یہ قریباً سارے فرض کفایہ اور کبھی فرض عین ہیں لہذا یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں زیادہ حقوق بیان ہوئے۔ خیال رہے کہ یہ اسلامی حقوق ہیں مسلمان فاسق ہو یا متقی سب کے ساتھ یہ برتاوے کیے جائیں کافروں کا ان میں سے کوئی حق نہیں۔

(۲) بیمار کی عیادت اور خدمت یوں ہی جنازے کے ساتھ جانا عام حالات میں سنت ہے لیکن جب کوئی یہ کام نہ کرے تو فرض ہے کبھی فرض کفایہ کبھی فرض عین یوں ہی دعوت میں شرکت کھانے کیلئے یا وہاں انتظام یا کام کاج کیلئے سنت ہے کبھی

فرض لیکن اگر خاص دسترخوان پر ناجائز کام ہوں جیسے شراب کا دور یا ناچ گانا تو شرکت ناجائز ہے چھینکنے والا الحمدللہ کہے تو سننے والے سب یا ایک جواب میں کہیں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ پھر چھینکنے والا کہے یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ اوراگر وہ حمد نہ کرے یا اسے زکام ہے کہ بار بار چھینکتا ہے تو وہ پھر جواب دینا ضروری نہیں سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض مگر ثواب سلام کا زیادہ ہے یہ ان سنتوں میں سے ایک ہے جس کا ثواب فرض سے زیادہ ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲،ص۴۰۳)

ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ ﷲ

۱؎ سلام کا جواب فوراً ادینا ''واجب'' ہے۔ (بہارشریعت جلدسوم، حصہ شانزدھم، صفحہ۸۹)

۲؎ اس میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے سلام کرنا یا جواب دینا۔ کسی نے کہا جواب دینا افضل ہے کیونکہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے۔ بعض نے کہا کہ سلام کرنا افضل ہے کہ اس میں تواضع ہے۔ جواب تو سبھی دے دیتے ہیں مگر سلام کرنے میں بعض مرتبہ بعض لوگ کسرِ شان سمجھتے ہیں۔

(بہارشریعت جلدسوم، حصہ شانزدھم، صفحہ۸۹)

﴿15﴾ فضائل قرآن

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا۔

(مشکوۃالمصابیح ،کتاب فضائل القرآن ، الفصل الثانی ، الحدیث ۲۱۳۴، ج۱ ، ص ۴۰۲)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمرو سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ قرآن والے سے کہا جائے گا (۱) پڑھ اور چڑھ (۲) اور یونہی آہستگی سے تلاوت کر جیسے دنیا میں کرتا تھا آج تیرا ٹھکانہ و مقام وہاں ہے جہاں تو آخری آیت پڑھے۔ (۳)

وضاحت:

قرآن والے سے مراد وہ مسلمان ہے جو ہمیشہ تلاوت کرتا ہو اور اس پر عامل ہو، وہ شخص نہیں کہ جو قرآن پڑھتا ہو اور قرآن اس پر لعنت کرتا ہو کہ یہ تلاوت تو عذاب الٰہی کا باعث ہے بعض آریہ اور عیسائی بھی قرآن پاک پر اعتراضات کرنے کیلئے قرآن پاک پڑھتے بلکہ حفظ تک کر لیتے ہیں پنڈت کالی چرن چودہ پاروں کا حافظ ہوا

(۲) جنت کے درجے اوپر تلے ہیں جس قدر درجے کی بلندی اسی قدر بہتر انشاء اللہ اس دن تلاوت قرآن مومن کیلئے پروں کا کام دے گی یا اس سے مراتب

قربِ الٰہی میں ترقی کرنا مراد ہے یعنی تلاوت کرتا جا اور مجھ سے قریب تر ہوتا جا۔

(۳) یعنی جہاں تیرا پڑھنا ختم، وہاں تیرا چڑھنا ختم، وہاں اسی قدر تلاوت کر سکے گا جس قدر تلاوت دنیا میں کرتا تھا اور جس طرح آہستہ یا جلدی یہاں تلاوت کرتا تھا اسی طرح وہاں کرے گا اس سے چند مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنت کے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ درجے ہیں کیونکہ قرآن مجید کی آیات اتنی ہی ہیں اور ہر آیت پر ایک درجہ ملتا ہے اگر درجے اس سے کم ہوں تو یہ حساب کیسے درست ہو اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین وآسمان کے درمیان (مرقاۃ) دوسرے یہ کہ جنت میں کوئی عبادت نہ ہوگی سوائے تلاوت قرآن کے۔ مگر یہ تلاوت لذت اور ترقیٔ درجات کیلئے ہوگی جیسے فرشتوں کی تسبیح تیسرے یہ کہ دنیا میں تلاوتِ قرآن کریم کا عادی بعدِ موت ان شاء اللہ حافظ قرآن ہو جائے گا ورنہ یہ شخص وہاں بغیر دیکھے سارا قرآن کیسے پڑھے گا چوتھے یہ کہ بغیر ترجمہ سمجھے بھی تلاوت بہت مفید ہے کہ یہاں تلاوت کو مطلق رکھا گیا یہاں مرقات نے فرمایا کہ قرآن میں تفکر کرنا محض تلاوت سے افضل ہے اسی لیے (صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) حفاظ صحابہ سے افضل ہوئے جنت میں ساری امت سے اونچے درجہ میں وہ ہی ہوں گے۔ (مراۃ المناجیح، ج۳، ص۳۳۶)

﴿16﴾ فضیلت علم دین

عَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَامَضٰى

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم،الفصل الثانی، الحدیث ۲۲۱،ج۱،ص۶۳)

ترجمہ:

حضرت سَخْبَرَہ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے علم کو تلاش کیا تو یہ تلاش اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگئی۔''

وضاحت:

طالب علم سے صغیرہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں جیسے (گناہ صغیرہ) وضونماز وغیرہ عبادات سے لہذا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم جو گناہ چاہے کرے۔ یا مطلب یہ ہے کہ اللہ (عزوجل) نیتِ خیر سے علم طلب کرنے والوں کو گناہوں سے بچنے اور گذشتہ گناہوں کا کفّارہ ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ (مراۃ المناجیح،ج۱،ص۲۰۳)

﴿17﴾ توکل وصبر کا بیان

عَنْ عَلِیٍّ قال:قالَ رسولُ اللّٰه صلّی اللہ علیہ وسلّم : مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بالیَسیر منَ الرّزقِ رضِیَ اللہُ منہ بالقلیل منَ العَمَلِ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق ، باب فضل الفقراء ......الخ ،الفصل الثالث ، الحدیث٥٢٦٣، ج٢ ، ص ٢٥٨)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو اللہ (عزوجل) کے تھوڑے رزق پر راضی ہوگا اللہ (عزوجل) اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوگا۔

وضاحت:

خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا دو قسم کی ہے، رضاء ازلی دوسری رضاء ابدی۔ اللہ کی رضاء ازلی ہماری رضا سے پہلے ہے جب وہ ہم سے راضی ہوتا ہے تو ہم کو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے مگر رضاء ابدی ہماری رضا کے بعد ہے، جب ہم اللہ عزوجل سے راضی ہوجاتے ہیں نیکیاں کرلیتے ہیں تو وہ ہم سے راضی ہوتا ہے یہاں رضاء ابدی کا ذکر ہے اس لیے بندے کی رضا پہلے بیان ہوئی اور اس آیت کریمہ میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ میں رضاء ازلی کا ذکر ہے اس سے وہاں رضاء الٰہی عزوجل کا پہلے ذکر ہے حدیث کا مطلب ظاہر ہے کہ اگر تم معمولی روزی پا کر بہت شکر کرو تو رب تعالیٰ تمھارے معمولی اعمال کی بہت قدر فرمائے گا۔ (مراۃ المناجیح، ج٧،ص٨٤)

﴿18﴾ علاماتِ قیامت

عَنْ أَنَسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ یُرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَکْثُرَ الْجَهْلُ وَیَکْثُرَ الزِّنَا وَیَکْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ وَتَکْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰی یَکُونَ لِخَمْسِینَ امْرَأَةً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب اشراط الساعۃ، الفصل الاول، الحدیث ۵۴۳۷، ج۲، ص۲۹۰)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہے کہ علم اٹھالیا جاوے گا اور جہالت بڑھ جاوئے گی (۱) زنا شراب خوری بڑھ جاوے گی (۲) مرد کم ہوجاوئیں گے اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی (۳) حتی کہ پچاس عورتیں، ایک مرد منتظم ہوگا۔ (۴)

وضاحت:

(۱) علم سے مرادعلم دین ہے جہل سے مرادعلم دین سے غفلت آج یہ علامت شروع ہوچکی ہے دنیاوی علوم بہت ترقی پر ہیں مگر علم تفسیر، حدیث، فقہ بہت کم رہ گئے، علماء اٹھتے جارہے ہیں ان کے جانشین پیدا نہیں ہوتے۔ مسلمانوں نے علم دین سیکھنا قریبا چھوڑ دیا بہت سے علماء واعظ بن کر اپنا علم کھو بیٹھے یہ سب کچھ اس پیش گوئی کا ظہور ہے۔

(۲) زنا کی زیادتی کے اسباب عورتوں کی بے پردگی ، اسکولوں کالجوں، لڑکوں لڑکیوں کی مخلوط تعلیم ، سینما وغیرہ کی بے حیائیاں ، گانے ، ناچنے کی زیادتیاں یہ سب آج موجود ہیں ۔ ان وجوہ سے زنا بڑھ رہا ہے اور ابھی اور زیادہ بڑھے گا ۔ ہم نے عرب ممالک کے بعض علاقوں میں دیکھا کہ بغیر شراب کوئی کھانا نہیں ہوتا ۔ ہوٹل میں کھانا مانگو تو شراب ساتھ آتی ہے ۔

(۳) اس طرح کہ لڑکیاں زیادہ پیدا ہوں گی لڑکے کم پھر مرد جنگوں وغیرہ میں زیادہ مارے جائیں گے اپنے بیوی بچے چھوڑ جائیں گے ان وجوہ سے عورتوں کی بہتات ہوگی ۔

(۴) اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک خاوند کی پچاس بیویاں ہوں گی کہ یہ تو حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایک خاندان میں عورتیں بیٹیاں پچاس ہوں گی ماں ، دادی ، خالہ ، پھوپھی وغیرہ اور ان کا منتظم ایک مرد ہوگا دوسری احادیث میں ہے کہ قریب قیامت سنگِ اسود اور مقامِ ابراہیم اٹھالیا جاوے گا قیامت کے قریب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوگا ۔ (مراۃ المناجیح ، ج ۷ ، ص ۲۵۴)

﴿19﴾ ریاکاری اور دکھلاوے کی برائی

عَنْ أَبِی سَعْدِ بْنِ أَبِی فَضَالَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِى عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعة، الفصل الثانی، الحدیث ۵۳۱۸، ج۲، ص ۲۶۷)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابوسعد ابن فضالہ (رضی اللہ عنہ) سے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کے دن اللہ (عزوجل) لوگوں کو جمع فرمائے گا اس دن جس میں کوئی شک نہیں تو پکارنے والا پکارے گا(۱) کہ جس نے ایسے کام میں جو اللہ کے لئے کرے کسی کو شریک ٹھہرایا(۲) تو وہ اس کا ثواب بھی غیر خدا سے مانگے (۳) کیونکہ اللہ عزوجل شریکوں میں شرک سے بے نیاز ہے۔

وضاحت:

(۱) یعنی قیامت کے دن ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان فرمائے گا یہ اعلان تمام لوگوں کو سنانے کے لیے ہوگا۔

(۲) یعنی جو کام رضائے الٰہی عزوجل کیلئے کیے جاتے ہیں ان میں کسی بندے

کی رضا کی نیت کرے بندے سے مراد دنیا دار بندہ ہے اور ظاہر کرنا بھی اپنی ناموری کے لئے ہونا مراد ہے لہٰذا جو شخص اپنی عبادات میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کی بھی نیت کرے یا جو کوئی مسلمانوں کو سکھانے کی نیت سے لوگوں کو اپنے اعمال دکھائے وہ اس وعید میں داخل نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریا صرف عبادات میں ہوتی ہے معاملات اور دوسرے دنیاوی کام تو دکھانے کے لیے ہی کیے جاتے ہیں ان میں ریا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اسی لئے عمل کے ساتھ عَمِلَهُ لِلّٰهِ فرمایا گیا

(۳) یعنی آج اعمال کے بدلہ کا دن ہے دنیا میں جس کی رضا کے لیے عبادت کی تھی آج اسی سے جنت بھی مانگو یہ انتہائی سختی وناراضی کا اظہار ہے اسکا مطلب یہ نہیں کہ ریا کار کبھی بخشا ہی نہ جائے گا ہر مومن آخر کار بخشا جائے گا۔ شرکاء سے مراد دنیا کے شریک وحصہ دار ہیں یا مشرکین کے بت وغیرہ جنہیں وہ اللہ کے شریک جانتے تھے۔ (مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۳۰)

﴿20﴾ شفاعتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

عَن أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ اُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ؟ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الحوض والشفاعۃ، الفصل الثانی، الحدیث ۵۵۹۵، ج۲ ،ص ۳۲۶)

ترجمہ

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا قیامت کے دن (میری) شفاعت فرمادیں (۱) فرمایا میں شفاعت کروں گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کہاں تلاش کروں (۲) فرمایا تم مجھے پہلے تو تلاش کرنا پُل صراط پر عرض کیا اگر پُل صراط پر نہ پاؤں فرمایا پھر مجھے میزان کے پاس ڈھونڈنا (۳) میں نے عرض کیا اگر میں حضور کو میزان کے پاس نہ پاؤں (۴) فرمایا پھر مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا (۵) کیونکہ میں ان تین جگہوں کے علاوہ نہیں ہوں گا۔

وضاحت:

(۱) یہاں شفاعت سے مراد خاص شفاعت ہے جو خاص غلاموں کی ہوگی

شفاعت عامہ تو ہر مومن کی ہوگی خیال رہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک شفاعت مانگ کر ایمان، تقویٰ، حُسنِ خاتمہ، قبر کے امتحان میں کامیابی سب کچھ مانگ لی کہ یہ چیزیں شفاعت خاصہ کی تمہیدیں ہیں۔

تجھ سے تجھی کو مانگ کر مانگ لی دو جہاں کی خیر
مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں

اس ایک کلمہ میں بہت سے وعدے ہیں تم ایمان پر جیو گے تمھاری زندگی تقوی میں گزرے گی تمھارا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ تمھاری خطائیں قابل معافی ہوں گی تمھاری شفاعت میرے ذمہ ہوگی کیونکہ کفر، حقوق العباد کی شفاعت نہیں ہوگی آج بھی مسلمان روضۂ اطہر پر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہم آپ سے شفاعت کی بھیک مانگتے ہیں یہ حدیث اس مانگنے کی اصل ہے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھیک مانگنا جائز ہے کہ دنیا کی ہر چیز شفاعت سے نیچے ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کسی سائل کو محروم نہیں کرتے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَاتَنۡهَرۡ ۔ حضور سے اولاد مانگو دین و دنیا مانگو دنیا کی ہر نعمت مانگو جو مانگو گے پاؤ گے وہاں سے محروم کوئی نہیں پھرتا

(۲) خیال رہے کہ قیامت میں ایک وقت تو وہ ہوگا جب سارا جہاں حضور کو ڈھونڈے گا پھر وقت وہ آئے گا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے گناہ گار کو ڈھونڈیں گے

عزیز بچّے کو ماں جس طرح تلاش کرے
خدا گواہ یہی حال آپ کا ہوگا
وہ لیں گے چھانٹ اپنے نام لیواؤں کو محشر میں
غضب کی بھیڑ میں، ان کی میں اس پہچان کے صدقے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سوال غالبًا پہلے وقت کے متعلق ہے کبھی ایسا

بھی ہوگا کہ گنہگار حضور کو اور غمخوار محبوب اپنے گناہ گار کو تلاش کریں گے دوطرفہ تلاش ہوگی حضور پُل صراط کے کنارے کھڑے ہوں گے تاکہ ِگرتوں کو سہارا دیں۔حضور میزان پر اپنی امت کے اعمال کا وزن اپنے اہتمام سے کروائیں گے کہ اگر کسی امتی کی نیکیاں ہلکی ہوں اور وہ دوزخ میں لے جایا جانے لگے تو اپنا کوئی عمل اپنا قدم رکھ کر ،شفاعت فرما کر اسکی نیکیاں وزنی کردیں گے دوزخ سے بچالیں گے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعمال کا وزن نہ ہوگا۔

(۴) سبحان اللہ کیا پیارا سوال ہے یعنی آپ کو اس دن ایک جگہ تو مستقل قرار ہوگا نہیں کبھی اِن مجرموں کے پاس، کبھی دوسروں مجرموں کے پاس

کوئی قریب ترازو کوئی لب کوثر — کوئی صراط پہ انکو پکارتا ہوگا

کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ — نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہوگا

کوئی کہے گا دُہائی ہے یارسول اللہ — تو کوئی تھام کے دامن مچل رہا ہوگا

غرض ایک جان اور فکر جہاں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تو اگر آپ میزان پر نہ ملیں تو پھر کہاں تلاش کروں۔

(۵) غالبًا یہاں حوض سے مراد حوضِ کوثر کی وہ نہر ہے جو میدان حشر میں ہوگی اصل حوض کوثر تو جنت میں ہے حشر میں پیاسے پانی پییں گے حضور اپنے اہتمام سے انہیں پلائیں گے یہاں وہی موجودگی مراد ہے۔

(۶) اس حدیث کے متعلق چار باتیں خیال میں رکھو ایک یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خصوصی شفاعت کے اوقات میں ان تین جگھوں میں ہوں گے ورنہ عمومی شفاعت کی جگہ تو مقام محمود ہے رب عزوجل فرماتا ہے عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا حاکم کا مقام مقدمات کے وقت کچہری ہوتا ہے کھانے وغیرہ کے وقت گھر نماز کے وقت مسجد لہذا یہ حدیث نہ تو قرآن مجید کے خلاف ہے نہ دوسری احادیث کے دوسرا یہ کہ یہاں ان تین مقاموں کا ذکر وہاں کی ترتیب کے مطابق نہیں کیونکہ میزان پہلے ہے حوض کی نہر اس کے آگے پُل صراط اس کے آگے تیسرا یہ کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت سے ہمارے نیک عمل ایسے بھاری ہو جائیں گے جیسے روئی پانی میں بھگو کر وزنی ہو جاتی ہے چوتھا یہ کہ یہ حدیث اس حدیث عائشہ کے خلاف نہیں کہ حضور نے فرمایا ان تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا وہاں عام شوہروں کا ذکر ہے نہ کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا۔

(مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۴۵۸ تا ۴۶۰)

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

﴿21﴾ ارکانِ اسلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَإِقَامِ الصَّلَاۃِ وَإِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، الحدیث ٤، ج١، ص ٢١)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا (نبی اللہ) صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا (۱) اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے۔

وضاحت:

یعنی اسلام مثل خیمہ یا چھت ہے اور یہ پانچ ارکان اس کے پانچ ستونوں کی طرح کہ جوکوئی ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہوگا اور اس کا اسلام منہدم ہو جاوے گا خیال رہے کہ ان اعمال پر کمالِ ایمان موقوف ہے اور ان کے ماننے پر نفس ایمان موقوف لہٰذا جو صحیح العقیدہ مسلمان کبھی کلمہ نہ پڑھے یا نماز روزہ کا پابند نہ ہو وہ اگرچہ مومن تو ہے مگر کامل نہیں اور جو ان میں سے کسی کا انکار کرے وہ کافر ہے لہٰذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں نہ اعمال ایمان کے اجزاء ہیں۔

(۱) اس سے سارے عقائد اسلامیہ مراد ہیں جو کسی عقیدے کا منکر ہے وہ حضور

کی رسالت ہی کا منکر ہے حضور کو رسول ماننے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی ہر بات کو مانا جاوے۔

(۲) ہمیشہ پڑھنا صحیح پڑھنا دل لگا کر پڑھنا نماز قائم کرنا ہے۔

(۳) اگر مال ہو تو زکوٰۃ و حج ادا کرنا فرض ہے ورنہ نہیں مگر ان کا ماننا بہرحال لازم ہے نماز ہجرت سے پہلے معراج میں فرض ہوئی زکوٰۃ وروزہ دو ۲ھ ہجری میں اور حج نو ۹ھ ہجری میں فرض ہوا۔ (مراۃ، ج۱، ص۲۸)

﴿22﴾ نیت کی اہمیت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّاب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (مشکوۃ المصابیح، مقدمۃ المولف، ج۱، الحدیث۱، ص ۲۰)

ترجمہ:

روایت ہے (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا نبی (کریم) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ اعمال نیتوں سے ہیں۔

وضاحت:

نیت ارادہ عمل کو بھی کہتے ہیں اور اخلاص کو بھی اس صورت میں یہ حدیث اپنے عموم پر ہے کوئی عمل اخلاص کے بغیر ثواب کا باعث نہیں خواہ عبادات محضہ ہوں جیسے نماز روزہ وغیرہ یا عبادات غیر مقصودہ جیسے وضو غسل کپڑا جگہ کا پاک کرنا وغیرہ کہ ان پر ثواب اخلاص سے ہی ملتا ہے صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اخلاص اور نیتِ خیر ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بغیر عبادات محض عادتیں بن جاتی ہیں اور اس کی برکت سے کفر شکر بن جاتا ہے اور گناہ ومعصیت اطاعت حضرت ابوامیہ ضمیری نے ایک موقعہ پر کفریہ الفاظ بول لیے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی رات غارِ ثور میں ایک قسم کی خودکشی کرلی، سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے خندق میں عمداً نماز عصر چھوڑ دی مگر چونکہ نیتیں خیر تھیں اس لیے ان حضرات کے یہ کام ثواب کا باعث بنے۔

(مراۃ المناجیح، ج۱، ص۲۲)

﴿23﴾ عقیقہ کا بیان

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ۔

(مشکوۃ المصابیح ،کتاب الصید والذبائح ، باب العقیقۃ ، الفصل الثانی ،الحدیث ۴۱۵۳، ج۲ ،ص ۸۷)

ترجمہ:۔

روایت ہے حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہوتا ہے (۱) ساتویں دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے اور نام رکھا جائے اس کا سر منڈوایا جائے۔ (۲)

وضاحت:

(۱) یعنی بچہ دنیاوی آفات و مصیبتوں کے ہاتھوں میں ایسا گرفتار ہوتا ہے جیسے گروی چیز قرض کے قبضہ میں قید ہوتی ہے کہ اس سے مالک نفع حاصل نہیں کرسکتا یا یہ مراد ہے کہ بچہ کی شفاعت اپنے باپ وغیرھم کے لئے عقیقہ پر موقوف ہے کہ اگر بغیر عقیقہ فوت ہوگیا تو ممکن ہے کہ ماں باپ کی شفاعت نہ کرے۔ خیال رہے کہ یہاں مرتہن بمعنی رہن یا مرہون سے ہے

(۲) یعنی بچہ کی ولادت کے ساتویں دن یہ تین کام کیے جائیں اس کا نام رکھنا، سر منڈوانا استرے سے اور جانور ذبح کرنا سنت یہی ہے اور اگر ساتویں دن نہ ہوسکے تو پندرھویں دن یا جب کبھی بھی عقیقہ ہوسکے تو ساتویں دن کا حساب لگایا جائے کہ جب بھی عقیقہ کیا جائے اس کی پیدائش سے ایک دن پہلے کیا جائے مثلاً اگر بچہ جمعہ کے دن پیدا ہوا ہے تو جب بھی عقیقہ کیا جائے جمعرات کو کیا جائے۔

(مراۃ المناجیح، ج6،ص۴تا۵)

﴿24﴾ حیاء کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الاداب، باب الرفق والحیاء ......الخ، الفصل الاول، الحدیث ۵۰۷۰، ج ۲، ص ۲۲۸)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص پر گزرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیاء کے متعلق نصیحت کررہا تھا(۱) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو(۲) کیونکہ حیاء ایمان سے ہے۔(۳)

وضاحت:

(۱) اس سے کہہ رہا تھا تو بہت شرمیلا ہے اتنی شرم مت کیا کر کیونکہ بہت شرمیلا آدمی دنیا کما نہیں سکتا یہاں وعظ سے مراد ڈرا کر نصیحت کرنا ہے۔

(۲) یعنی اسے حیاء اور غیرت سے نہ روکو اسے شرمیلا رہنے دو۔

(۳) خیال رہے جو حیاء گناہوں سے روک دے وہ تقوٰی کی اصل ہے اور جو غیرت وحیاء اللہ عزوجل کے مقبول بندوں کی ہیبت دل میں پیدا کردے وہ ایمان کا رکن اعلیٰ ہے اور جو حیاء نیک اعمال سے روک دے وہ بری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو نماز پڑھنے سے شرم لگتی ہے یہ حیاء نہیں بے وقوفی ہے یہاں پہلے یا دوسرے درجے کا

حیاء مراد ہے اللہ عزوجل ہمارے دلوں میں اپنا خوف اپنے حبیب (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کی غیرت نصیب کرے۔اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(مراٰۃ المناجیح، ج۶،ص۶۳۷)

﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽

﴿25﴾ ایفائے عہد

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُّبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِی مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَإِذَا هُوَ فِی مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ أَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، باب الوعد، الفصل الثانی، الحدیث ۴۸۸۰، ج۲، ص۱۹۹)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت عبداللہ ابن ابی الحمساء رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے ظہور سے پہلے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے خرید وفروخت کی (۱) اور آپ کا کچھ بقایا رہ گیا میں نے وعدہ کیا کہ میں اسی جگہ وہ چیز لاتا ہوں پھر میں بھول گیا تین دن کے بعد مجھے یاد آیا تو حضور انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اسی جگہ تھے (۲) فرمایا کہ تم نے مجھ پر مشقت ڈال دی میں تین دن سے یہیں تمھارا انتظار کر رہا ہوں۔

وضاحت:

(۱) یہ بیع منابذہ تھی یعنی سامان کے عوض سامان کی اس لیے بایعت مفاعلۃ سے فرمایا یہ واقعہ ظہور نبوّت سے پہلے کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صداقت کس شان کی تھی اور نبوّت کے ظہور سے پہلے بھی کیسے سچے تھے۔

(۲) عبداللہ نے حضور سے عرض کیا تھا کہ آپ کا بقایا اسی جگہ پر لاتا ہوں حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) مجھے یہاں ہی ملیں حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) نے قبول فرمایا لیا تھا کہ تمھیں یہیں ملوں گا یہ ملنے کا وعدہ حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے ہوا تھا لہذا حدیث واضح ہے اس پر یہ اعتراض نہیں کہ حضور نے تو کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔

(۳) حضور (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کا یہاں ٹھہرنا اپنا مال لینے کیلئے نہ تھا اپنا وعدہ پورا کرنے کیلئے تھا مال تو ان کے گھر جا کر بھی وصول کیا جا سکتا تھا، سچ اور وعدہ پورا کرنا تمام انبیاء کرام کی سنت ہے اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے فرماتا ہے وَاِبْرَاهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی اور اسماعیل علیہ السلام کیلئے فرمایا کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔

(مراۃ المناجیح، ج۶، ص۴۹۱)

﷽ ﷽ ﷽ ﷽ ﷽

﴿26﴾ فخر کی مذمت

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ ۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب ، فصل اول ،باب المفاخرہ والعصبیہ ، الحدیث ٤٨٩٨ ، ج٢ ، ص ٢٠٢)

روایت ہے حضرت عیاض ابن حمار سے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ (عزوجل) نے مجھے وحی فرمائی کہ انکسار کرو حتی کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔

وضاحت:

اس حدیث میں حتی کے معنی ہیں یعنی عجز وانکسار اختیار کرو تا کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر تکبر نہ کرے نہ مال میں نہ نسب وخاندان میں نہ عزت یا جتھہ میں اور کوئی مسلمان کسی بندے پر ظلم نہ کرے نہ مومن پر نہ کافر پر ظلم سب پر حرام ہے مگر کبر وفخر مسلمان پر حرام ہے اور کفار پر فخر کرنا عبادت ہے کہ یہ نعمتِ ایمان کا شکر ہے۔

(مراۃ المناجیح، ج٦،ص٥٠٦تا٥٠٧)

﴿27﴾ بدعت کی حقیقت

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَیْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِاَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ ۔ (مشکوۃ المصابیح ، کتاب العلم ، فصل اول ، الحدیث ۲۱۰ ، ج۱ ، ص ۶۱)

ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور ان کے عملوں کا ثواب ہے جو اس پر کاربند ہوں (۱) ان کا ثواب کم ہوئے بغیر اور جو اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اپنی بد عملی کا گناہ ہے اور ان کی بد عملیوں کا جو اس کے بعد ان پر کاربند ہوں بغیر اس کے ان کے گناہوں سے کچھ کم ہو۔ (۲)

وضاحت:

یعنی مُوجدِ خیر تمام عمل کرنے والوں کے برابر اجر پائے گا لہٰذا جن لوگوں نے علمِ فقہ، فنِ حدیث، میلاد شریف، عرسِ بزرگانِ دین، ذکرِ خیر کی مجلسیں، اسلامی مدرسے، طریقت کے سلسلے ایجاد کئے انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ یہاں اسلام میں اچھی بدعتیں ایجاد کرنے کا ذکر ہے نہ کہ چھوڑی ہوئی سنتیں زندہ کرنے کا

اس حدیث سے بدعت حسنہ کے خیر ہونے کا اعلیٰ ثبوت ہوا۔

(۲) یہ حدیث ان تمام احادیث کی شرح ہے جن میں بدعت کی برائیاں آئیں صاف معلوم ہوا کہ بدعت سیئہ بری ہے اوران احادیث میں یہی مراد ہے یہ حدیث بدعت کی دو قسمیں فرمارہی ہے بدعت حسنہ اور سیئہ اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہوسکتی ان لوگوں پر افسوس ہے جواس حدیث سے آنکھیں بند کرکے ہر بدعت کو برا کہتے ہیں حالانکہ خود ہزاروں بدعتیں کرتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح ج۱ص۱۹۷)

﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾

﴿28﴾ دعاء بعد نماز جنازہ کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَی الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ

(مشکوۃ المصابیح ،کتاب الجنائز ،الفصل الثانی ، الحدیث ،١٦٧٤ ج ١ ،ص ٣١٩)

ترجمہ:۔

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب تم میت پرنماز پڑھ لوتو اس کیلئے خلوصِ دل سے دعا کرو۔

وضاحت:

اس حدیث کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ نمازِ جنازہ میں خالص دعا ہی کرو تلاوتِ قرآن نہ کرو حمد وثناء درود دعاء کے مقدمات میں سے ہے اس صورت میں یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے کہ نماز جنازہ میں تلاوتِ قرآن ناجائز ہے دوسرا یہ کہ جب تم نماز جنازہ پڑھ چکو تو میت کیلئے خلوصِ دل سے دعا مانگو اس صورت میں دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت ہوگا خیال رہے کہ دعا بعد نمازِ جنازہ سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے سنتِ صحابہ بھی چنانچہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شاہ حبشہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور بعد میں دعا مانگی حضرت عبداللہ بن سلام ایک جنازہ میں پہنچے نماز ہو چکی تھی تو آپ نے حاضرین سے فرمایا نماز تو پڑھ چکے میرے ساتھ مل کر دعا تو کرلو۔جن فقہاء نے اس دعا سے منع کیا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ سلام کے بعد یونہی کھڑے کھڑے دعا مانگی جائے جس سے آنے والوں کو نماز کا دھوکہ ہو یا بہت لمبی دعائیں مانگی جائیں جس سے بلا وجہ دفن میں بہت دیر ہو جائے۔

(مراۃ المناجیح، ج ۲،ص ۴۸۰ تا ۴۷۹)

﴿29﴾ غیبت کی برائی

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِیْ أَخِیْ مَا أَقُوْلُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ

(مشکوة المصابیح، کتاب الآدب، باب حفظ اللسان ......الخ، الفصل الاول، الحدیث ۴۸۲۸، ج ۲، ص ۱۹۲)

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جانتے ہو غیبت کیا ہے (۱) سب نے عرض کیا اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی خوب جانیں فرمایا تمھارا اپنے بھائی کا ناپسندیدہ ذکر کرنا (۲) عرض کیا گیا فرمایئے تو اگر میرے بھائی میں وہ عیب ہو جو میں کہتا ہوں (۳) فرمایا اگر اس میں ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ نہ ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے اس پر بہتان لگایا (۴)

وضاحت:

(۱) قرآن مجید میں ہے لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا یعنی بعض مسلمان بعض کی غیبت نہ کریں کیا جانتے ہو غیبت کیا ہے اور اسکی تفسیر کیا ہے۔

(۲) یعنی کسی کے خفیہ عیب اس کے پسِ پشت بیان کرنا عیب خواہ جسمانی ہو یا

نفسانی دنیاوی ہو یا دینی یا اس کی اولاد کے یا بیوی کے یا گھر کے خواہ زبان سے بیان کرو یا قلم سے یا اشارہ سے غرض کسی طرح سے لوگوں کو سمجھا دو حتی کہ کسی لنگڑے یا ہکلے کی پسِ پشت نقل کرنا لنگڑا کر چلنا ہکلا کر بولنا سب کچھ غیبت سے ہے یہ فرمان بہت وسیع ہے۔

(۳) سائل غیبت اور بہتان میں فرق نہ کر سکے وہ سمجھے کہ کسی کو جھوٹا بہتان لگانا غیبت ہے اس لیے انہوں نے یہ سوال کیا وہ وما یکرہ کے لفظ سے دھوکہ کھا گئے

(۴) سبحان اللہ کیا نفیس جواب ہے کہ غیبت سچے عیب بیان کرنے کو کہتے ہیں بہتان جھوٹے عیب بیان کرنے کو، غیبت ہوتی ہے سچ مگر ہے حرام، اکثر گالیاں سچی ہوتی ہیں مگر ہیں بے حیائی وحرام سچ ہمیشہ حلال نہیں ہوتا خلاصہ یہ ہے کہ غیبت ایک گناہ ہے بہتان دو گناہ۔ (مراۃ المناجیح، ج۶، ص۴۵۶)

﴿30﴾ علاماتِ منافق

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

(مشکوۃ، کتاب الایمان، باب الکبائر و علامات النفاق، الحدیث ۵۵ ج ۱، ص ۳۱)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے وعدہ خلافی کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔

وضاحت:

اس حدیث میں منافق کی تین ایسی علامتیں بیان کی گئیں جن کا تعلق قول عمل نیت میں سے ایک ایک سے ہے، کذب فسادِ قول ہے، خیانت فسادِ عمل ہے اور وعدہ خلافی فسادِ نیت ہے۔ جو منافق ہوگا اس میں یہ تین باتیں ضرور ہوں گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس میں یہ تین باتیں پائی جائیں وہ منافق بھی ضرور ہو جیسے کفار و مشرکین اس لیے اگر کسی مسلمان میں یہ باتیں پائی جائیں اسے منافق کہنا جائز نہیں ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی علامت ہے۔ (نزہۃ القاری، ج۱، ص ۳۴۸)

مدنی ماحول اپنا لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ان شآءاللہ عزوجل! مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیرمحسوس طور پرآپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پرندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عادی بن جائے گی، غُصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اوراس کی جگہ نرمی لے لے گی ، بے صبری کی عادت ترک کرکے صابروشاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگمانی کی عادت بدنکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی، تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اورنیکیوں کی حرص ملے گی ،الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

مَدَنی قافلے کی بہار:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلداول کے صفحہ ۹۳ پر لکھتے ہیں:

شاھدرہ (مرکز الاولیالاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حددَرَجہ **ڈھیٹ** اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنادیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس ''لمحے'' میں مجھے **دعوتِ اسلامی** والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبّت اور پیار سے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مجھ پاپی وبدکار کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے تیّار کیا۔ چُنانچہ میں **عاشِقانِ رسول** کے ہمراہ تین دن کے **مَدَنی قافِلے** کا مسافر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا **پتّھر نُما دل** جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ پگھلتا تھا موم بن گیا، میرے قلب میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوگیا اور میں مَدَنی قافِلے سے **نَمازی** بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور **امّی جان** کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہوگیا ہے کہ کل تک جو کسی

کی بات سننے کیلئے تیاّر نہیں تھا وہ آج اتنا باادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں **عاشقانِ رسول** کی صُحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابِقہ بے نَمازی کو مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے کی یعنی **صدائے مدینہ** لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔ (**دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں)

گر چِہ اعمالِ بد،اور اَفعالِ بد نے ہے رُسوا کیا ،قافِلے میں چلو

کر سفر آوَ گے،تم سُدھر جاوَ گے مانگو چل کر دُعا ،قافِلے میں چلو

صَلُّو اعَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **عاشِقانِ رسول** کی صحبت نے کس طرح ایک بے نمازی نو جوان کو دوسروں کو نماز کی دعوت دینے والا بنا دیا! اس میں کوئی شک نہیں کہ صُحبت ضَرور رنگ لاتی ہے، اچّھی صُحبت اچّھا اور بُری صُحبت بُرا بناتی ہے۔ لہٰذا ہمیشہ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت اختیار کرنی چاہئے۔

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج ۱،ص ۱۳۷۰)

الحمدللہ عزوجل! سنّتو ں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِاہلِ سنت ، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72،اسلامی

بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبہ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہوجاتی ہیں اوراس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ ایک بار میں تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبہ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں

تشریف لے آئے ، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔''**

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضان لیلۃ القدر، ج ۱، ص ۹۳۱)

یاربِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرما اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یا اللہ** ! عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

(۱) کرنسی نوٹ کے مسائل (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمْ) (کل صفحات:199)

(۲) ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

(۳) ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہیدِ ایمان) (کل صفحات: 74)

(۴) معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

(۵) شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءٍ) (کل صفحات:57)

(۶) ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالٍ) (کل صفحات:63)

(۷) اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات:100)

(۸) عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ) (کل صفحات:55)

(۹) راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

(۱۰) والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْقُ لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

(۱۱) دعاء کے فضائل (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:140)

شائع ہونے والی عربی کتب:

ازامام اہل سنت مجدددین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱۲) کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ (کل صفحات:74)۔ (۱۳) تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77) (۱۴) اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)۔ (۱۵) اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60) (۱۶) اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیْ (کل صفحات:46) (۱۷) اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70) (۱۸) اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93) (۱۹) جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول)۔ (کل صفحات:570)

شعبہ اصلاحی کتب

(۲۰) خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

(۲۱) انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

(۲۲) تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

(۲۳) فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

(۲۴) امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

(۲۵) نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

(۲۶) جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

(۲۷) کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

(۲۸) نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

(۲۹) کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: تقریباً63)

(۳۰) فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
(۳۱) مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
(۳۲) حق وباطل کا فرق (کل صفحات:50)
(۳۳) تحقیقات (کل صفحات:142)
(۳۴) اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
(۳۵) عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
(۳۶) طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
(۳۷) توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
(۳۸) قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
(۳۹) آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)
(۴۰) ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
(۴۱ تا ۴۷) فتاویٰ اہلِ سنت (سات حصے)
(۴۸) قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
(۴۹) غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
(۵۰) تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100)
(۵۱) رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
(۵۲) دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
(۵۳) مدنی کاموں کی تقسیم (کل صفحات:68)
(۵۴) دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
(۵۵) تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
(۵۶) آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)
(۵۷) احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

﴿ شعبہ تراجمِ کتب ﴾

(۵۸) جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات:۷۴۳)
(۵۹) شاہراہِ اولیاء (مِنْهَا جُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)
(۶۰) حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْاَخْلَاق) (کل صفحات:74)
(۶۱) راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات:102)
(۶۲) بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَا الْوَلَد) (کل صفحات:64)
(۶۳) الدعوۃ الی الفکر (کل صفحات:148)

﴿ شعبہ درسی کتب ﴾

(۶۴) تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
(۶۵) کتاب العقائد (کل صفحات:64)
(۶۶) نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات:175)
(۶۷) اربعین النوویہ (کل صفحات:121)
(۶۸) نصاب التجوید (کل صفحات:79)
(۶۹) گلدستہ عقائد واعمال (کل صفحات:180)
(۷۰) وقایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو
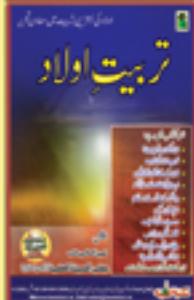
﴿ شعبہ تخریج ﴾

(۷۱) عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:206)
(۷۲) جنتی زیور (کل صفحات:679)
(۷۳ تا ۷۷) بہارِ شریعت (پانچ حصے)
(۷۸) اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
(۷۹) آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
(۸۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ، اپنی اِصلاح کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ